سردی کا موسم

اور اس کے شرعی آداب و مسائل

رسالہ ہذا میں سردی کے موسم کی حقیقت اور اُس کے آداب و مسائل کو احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے، نیز اُس کے فوائد و مَنافع اور اُس میں کی جانے والی کوتاہیوں کو واضح کیا گیا ہے جسے پڑھ کر ہم اپنے سردیوں کے ایّام کو قیمتی اور سنّت کے مطابق بنا سکتے ہیں اور بہت سی غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔

مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست

سردی کے آداب

سردی کے چند اہم مسائل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سردی کا موسم اور اُس کے آداب

سردی کی حقیقت:

سائنسی طور پر سرد موسم کی کوئی بھی وجہ بیان کی جاتی ہو لیکن احادیثِ طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی کی حقیقت یہ ہے کہ یہ جہنّم کے سانس لینے کی وجہ سے ہوتی ہے، چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"قَالَتِ النَّارُ:رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ، فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ، أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ، وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ"

ترجمہ: جہنم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض کو کھارہا ہے، پس مجھے سانس لینے کی اِجازت مَرحمت فرمایئے، اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کی اِجازت دیدی، ایک سانس سردی میں اور دوسری گرمی میں، پس تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔(مسلم:617)

حدیثِ مذکور سے معلوم ہوا کہ سردی اور گرمی کی اصل وجہ جہنّم کا سانس لینا ہے، اِسی کی وجہ سے سردی اور گرمی کا آنا جانا ہوتا ہے، پس موسم کی تبدیلی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم لوگ موسمِ سرما میں سردی سے اور گرما میں گرمی سے بچنے کے لئے جس طرح مختلف اسباب اور وسائل اختیار کرتے ہیں اور ان اقدامات پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہئے کہ آخرت میں شدت کی سردی اور گرمی سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے جہنم سے بچنے کے اسباب اختیار کریں۔

سردی کے آداب

سردی کے موسم کے بارے میں چند اہم آداب اور اِسلامی تعلیمات ذکر کی جارہی ہیں، انہیں پڑھئے، سمجھئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

(1) پہلا ادب: عبرت حاصل کرنا:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کے نظام میں تغیّر رکھا ہے چنانچہ اس میں آئے دن کے ہونے والے تغیّرات اور اُتار چڑھاؤ، رات اور دن کا آنا جانا اور اُن کا سردی و گرمی میں طویل اور مختصر ہونا، موسموں اور ذائقوں کی تبدیلیاں یہ سب قدرت کے عجائبات اور مَظاہر ہیں جن سے اللہ کی معرفت اور اُس کی پہچان ہوتی ہے اور ان میں غور کرکے انسان کو اپنے پیدا کرنے والے تک رَسائی حاصل ہوتی ہے، اگر

دیکھنے والی آنکھ ہو تو ہر شے میں اللہ نظر آتا ہے، اور ہر تغیّر اور حوادث میں اُسے خلّاقِ عالَم کی قدرتوں کا مشاہدہ ہوتا ہے ؏

اِنقلاباتِ جہاں واعظِ ربّ ہیں سُن لو...... ہر تغیّر سے صدا آتی ہے فَافْهَمْ فَافْهَمْ

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ وہی اللہ رات اور دن کا اُلٹ پھیر کرتا ہے۔ یقیناً ان سب باتوں میں اُن لوگوں کیلئے نصیحت کا سامان ہے جن کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔(النّور:44، آسان ترجمہ قرآن)

مفسّرِ قرآن علّامہ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "أَيْ: يَتَصَرَّفُ فِيهِمَا، فَيَأْخُذُ مِنْ طُولِ هَذَا فِي قِصَرِ هَذَا حَتَّى يَعْتَدِلَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْ هَذَا فِي هَذَا، فَيَطُولُ الَّذِي كَانَ قَصِيرًا، وَيَقْصُرُ الَّذِي كَانَ طَوِيلًا. وَاللَّهُ هُوَ الْمُتَصَرِّفُ فِي ذَلِكَ بِأَمْرِهِ وَقَهْرِهِ وَعِزَّتِهِ وَعِلْمِهِ" یعنی اللہ تعالیٰ دن اور رات میں تصرّف کرتا ہے، چنانچہ ایک کو لمبا اور دوسرے کو چھوٹا کرتا ہے جس سے رات اور دن دونوں مُعتدل ہوجاتے ہیں، پھر جو چھوٹا تھا وہ لمبا ہونا اور جو لمبا تھا وہ چھوٹا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اور اللہ ہی اپنے حکم، اپنی طاقت، غلبہ اور اپنے علم سے اِن(دنوں اور راتوں)میں تصرّف اور تبدیلی کرنے والا ہے۔(تفسیر ابن کثیر:6/ 73)

لٰہذا ایک اِنسان کا کام یہ ہے کہ وہ سردی کے موسم میں جبکہ دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوجاتی ہیں، ان میں غور و تدبّر کرکے عبرت حاصل کرے اور اس کے ذریعہ

اللہ کو پہچانے، تاکہ یہ سردی بھی اِنسان کیلئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اُس کی پہچان کا ذریعہ ثابت ہو۔

(2)دوسرا ادب: تسلیم ورضاء:

سردی و گرمی ہو یا خزاں اور بہار، سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور ان میں سے ہر موسم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے نجانے کتنی خیریں اور بھلائیوں کو پنہاں کرر کھا ہے، اِس لئے بندوں کا کام یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے مالک اور پروردگار کے فیصلے پر دل و جان سے راضی رہیں، اور زبان و قلب سے کسی بھی قسم کا گلہ و شکوہ نہ کریں۔ سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ﴾
ترجمہ: یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُرا سمجھو حالآنکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو حالآنکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔(البقرۃ:216، آسان ترجمہ قرآن)

بہت سے لوگوں کے اندر یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ موسمی تبصروں اور تجزیوں میں وقت کو فضول ضائع کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے تبصروں میں قدرت کے فیصلوں پر تنقیدی جملے اداء کرنے کی کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں، جو یقیناً ایک انتہائی غلط اور ناجائز طریقہ ہے جس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھیں! سردی ہو یا گرمی سب اللہ ہی کی جانب سے ہے اِس لئے اُنہیں بُرا کہنا شرعاً جائز نہیں، چنانچہ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ

تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:"يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ" آدم کا بیٹا(اِنسان) مجھے تکلیف دیتا ہے، یعنی وہ زمانے کو گالی دیتا ہے، حالانکہ میں زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں سارے اُمور ہیں، رات ودن کو میں ہی پلٹتا ہوں۔(بخاری:4826)

(3)تیسرا ادب:عافیت کی دعاء:

موسمِ سرما کی ٹھنڈی ہواؤں اور ٹھٹھرتی راتوں میں یقیناً تکلیف تو ہوتی ہے، بالخصوص جبکہ گرم کپڑے، لحاف اور سردی سے بچاؤ کا مُناسب اِنتظام نہ ہو تو یہ تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے، پھر اِن سرد اور ٹھنڈی ہواؤں میں بسا اوقات نزلہ زُکام، کھانسی اور بخار وغیرہ بھی ہوسکتا ہے جس سے کئی قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے ایسے میں اِنسان کو چاہیئے کہ دل و جان سے اللہ کے فیصلہ پر راضی رہے، صبر سے کام لے اور اللہ سے عافیت کی دعاء مانگتا رہے، کیونکہ یہی اُس کے دکھوں کا مداوا اور یہی اُس کے دَردوں اور مصیبتوں کی دَواء ہے۔حدیث میں آتا ہے:حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ العَافِيَةَ"

ترجمہ:اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز ایسی نہیں مانگی گئی جو اُس کے نزدیک عافیت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔(ترمذی:3548)

نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر یہ اِرشاد فرمایا:"اِسْأَلُوا اللَّهَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ اليَقِينِ خَيْرًا مِنَ العَافِيَةِ" اللہ سے

بخشش اور عافیت کا سوال کرتے رہو، اِس لئے کہ ایمان و تصدیق کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کسی چیز سے نہیں نوازا گیا۔(ترمذی:3558)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: **"يَارَسُولَ اللَّهِ!أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟"** یا رسول اللہ! کون سی دعاء سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"سَلْ رَبَّكَ العَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"** اپنے رب سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی کا سوال کرتے رہو، وہ شخص پھر اگلے دن آیا اور وہی سوال دہرایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہی جواب مَرحمت فرمایا، وہ شخص پھر تیسرے دن آیا اور وہی سوال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہی جواب اِرشاد فرمایا، اور پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی وجہ بیان فرمائی: **"فَإِذَا أُعْطِيتَ العَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ"** جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت سے نواز دیا گیا تو سمجھ لو کہ تم فلاح و کامیاب ہوگئے۔(ترمذی:3512)

عافیت کی چند مسنون دعائیں:

اَللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔(ابوداؤد:1425)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر اُن میں (داخل کر) جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر اُن میں (داخل) کر جنہیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما اُن لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لئے اُن چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کی اور مجھے ان فیصلوں کے نقصان سے بچا جو تو نے کیے، اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اور بیشک وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس سے تو دشمنی کرے، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔

اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔(مسلم:2697)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما،، مجھے ہدایت عطاء فرما،، مجھے عافیت نصیب فرما اور مجھے رزق عطاء فرما۔

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللَّهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِينِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ ،وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔(ابوداؤد:5074)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں،، اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین و دنیا، اپنے اہل و عیال اور مال میں عافیت کا سوال

کرتا ہوں،، اے اللہ! میرے عیوب کو چھپادے اور مجھے گھبراہٹ میں امن عطاء فرما، اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اِس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے (دھنسنے وغیرہ کی صورت میں) ہلاک کردیا جاؤں۔

فائدہ: حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح وشام مذکورہ بالا دعاء کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطاء فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

(4) چوتھا ادب: جہنم کی سردی کا اِستحضار اور اُس سے اللہ کی پناہ مانگنا:

جہنم میں اللہ تعالیٰ نے سخت سردی اور ٹھنڈک کا عذاب رکھا ہے، سردی کے موسم میں اُس کا اِستحضار کرتے ہوئے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے:

استحضار کرنے کیلئے مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جو ماقبل بھی گزرچکی ہے، یعنی: جہنم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض کو کھارہا ہے، پس مجھے سانس لینے کی اِجازت مرحمت فرمایئے، اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کی اِجازت دیدی، ایک سانس سردی میں اور دوسری گرمی میں، پس تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے

ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔(مسلم:617)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے یہ نقل کرتے ہیں: ”إِنَّ فِي جَهَنَّمَ بَرْدًا هُوَ الزَّمْهَرِيرُ يُسْقِطُ اللَّحْمَ عَنِ الْعَظْمِ حَتَّى يَسْتَغِيثُوا بِحَرِّ جَهَنَّمَ“ بیشک جہنم (کا ایک عذاب ایسا ہو گا جس) میں ٹھنڈک ہو گی اور وہ ”زمہریر“ ہے جس میں (سردی کی شدّت کی وجہ سے) ہڈیوں سے گوشت گر جائے گا یہاں تک کہ لوگ جہنم کی گرمی (کے حصول) کی فریاد کرنے لگیں گے۔(حلیۃ الأولیاء:5/370)

حضرت مُجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”الزَّمْهَرِيرُ: الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَذُوقُوهُ مِنْ بَرْدِهِ“ زمہریر وہ (شدید ٹھنڈک کا) عذاب ہے جس کی ٹھنڈک کو چکھنے کی بھی لوگوں میں طاقت نہ ہو گی۔(صفۃ النّار لابن أبي الدّنیا:153)

جہنّم کی سردی سے پناہ مانگنے کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے درج ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جب کوئی گرم دن ہو اور کوئی شخص یہ کہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هَذَا الْيَوْمِ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ“ یعنی: لا اِلٰہ الا اللہ! یہ دن کتنا گرم ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے نجات عطاء فرما۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم سے اِرشاد فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی اور تپش سے میری پناہ مانگی ہے، پس

تو گواہ رہنا میں نے اُسے پناہ دیدی۔جب کوئی شدید سردی کا دن ہو اور کوئی شخص یہ کہے:"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،مَا أَشَدَّ بَرْدَ هَذَا الْيَوْمِ،اَللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ"یعنی:لا اِلٰہ الا اللہ !یہ دن کتنا سرد اور ٹھنڈا ہے!اے اللہ !مجھے جہنّم کے طبقہ زمہریر سے نجات اور خلاصی عطاء فرما۔تو اللہ تعالیٰ جہنم سے اِرشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیرے طبقہ زمہریر سے میری پناہ مانگی ہے،پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اُسے پناہ دیدی۔حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا:یارسول اللہ !جہنّم کا طبقہ زمہریر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"بَيْتٌ يُلْقَى فِيهِ الْكَافِرُ، فَيَتَمَيَّزُ مِنْ شِدَّةِ بَرْدِهَا بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ" یعنی وہ(زمہریر) ایسا مقام ہے جہاں کافر کو ڈالا جائے گا پس اُس کی شدید سردی کی وجہ سے اُس کے جسم کا بعض حصہ بعض سے الگ ہو جائے گا۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:306)

(5)پانچواں ادب:توبہ واِستغفار کی کثرت:

آجکل پوری دنیا میں موسمی تغیرات کا شور برپا ہے اور دنیا بھر کے موسمیات کے ماہرین کے مطابق کرّہ ارض میں بڑے پیمانے پر موسمیاتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں ، سردی کا موسم دیکھو تو وہ اپنی حدِّ اعتدال سے آگے بڑھ چکا ہے اور ریکارڈ کی برف باری ہونے لگی ہے جس سے ہنگامۂ زندگی مفلوج اور معطّل ہو کر رہ جاتا ہے،گرمی کے موسم میں درجہ حرارت کئی کئی دہائیوں کے ریکارڈ سے تجاوز کرتا چلا جارہاہے،ہیٹ اِسٹروک کی وجہ سے بکثرت اموات واقع ہو جاتی ہیں،بارشیں

اپنے وقت پر نہیں ہوتیں یا ہوتی ہیں تو اِس قدر طوفانی ہوتی ہیں کہ اُن سے کئی کئی بستیاں اور دیہات صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں، لوگوں کو اپنی جانوں اور مالوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ آئے دن کے زلزلوں اور طوفانوں کی وجہ سے کس قدر بڑے اور وسیع پیمانے پر لوگوں کی جانوں اور مالوں کا نقصان ہونے لگا ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ یہ سب کیوں اور کس لئے ہونے لگا؟؟ اللہ تعالیٰ نے تو کائنات کو انسان کیلئے مسخر کیا ہے اور نظامِ عالَم کو انسانیت کی نفع رسانی کیلئے قائم کیا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ مسخر ہونے والا نظامِ کائنات اچانک سے تغیّرات اور متنوّع تبدیلیوں کا شکار ہونے لگا۔۔!! محکمہ موسمیات اور دنیا بھر کے ماہرین اِس کی کوئی بھی وجہ اور سبب بیان کریں لیکن حقیقت یہی ہے جس کو قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ یہ سب لوگوں کے اعمال اور کرتوت کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ ترجمہ: اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگذر ہی کرتا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

اِس لئے تمام مصائب و آلام اور تکالیف کے اِزالے کیلئے سب سے بہترین اور زود اثر (جلد اثر انداز ہونے والا) حل یہی ہے کہ بندے انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ کو راضی کریں اور اپنے کیے پر شرمندگی اور ندامت کے ساتھ سچے دل سے توبہ واِستغفار کریں، جب گناہ معاف ہوں گے تو اِن شاء اللہ تمام مسائل خود ہی

حل ہو جائیں گے، رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور ماحول و معاشرے میں ہر طرح کی ظاہری و باطنی خوشحالی آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ اور اے مؤمنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔(آسان ترجمہ قرآن)

حدیث میں آتا ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے نیز اس کو ایسی جگہ سے رزق عطاء کرتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔(ابوداؤد:1518)

جب بندے استغفار میں لگے ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو روک لیتے ہیں، چنانچہ اِرشادِ باری ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ اور (اے پیغمبر!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ اِن کو عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور اللہ اِس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ اِستغفار کے کئی فوائد ذکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ يُمْدِدْكُمْ

بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہاری خاطر نہریں مہیّا کرے گا۔(آسان ترجمہ قرآن)

کسی شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے خشک سالی کی شکایت کی، آپ نے اُسے کہا: اِستغفار کرو، کسی دوسرے شخص نے اپنے فقر وفاقہ کا تذکرہ کیا، آپ نے اُسے بھی یہی کہا: اِستغفار کرو، ایک اور شخص نے اپنے لئے اولاد کی دعاء کی درخواست کی، آپ نے اُسے بھی یہی تلقین کی کہ اِستغفار کرو، کسی نے اپنے باغ کے سوکھ جانے کی شکایت کی، آپ نے اُسے بھی یہی کہا: اِستغفار کرو۔ ہم نے اُن سے تمام پریشانیوں کے جواب میں ایک ہی علاج بتلانے کی وجہ دریافت کی تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ رہا بلکہ اِس کو تو خود اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے:﴿اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً يُرْسِلِ السَّماءَ عَلَيْكُمْ مِدْراراً﴾۔(تفسیر قرطبی:18/302)

مذکورہ بالا نصوص سے معلوم ہوا کہ سردی کی شدّت ہو یا کوئی اور پریشان کُن صورتحال، تمام مسائل کا حل اِسی میں ہے کہ بندہ توبہ واِستغفار کی کثرت کرے، اِن شاء اللہ اِس کی برکت سے ہر مشکل آسان اور ہر پریشانی دور ہو جائے گی۔

(6)چھٹا ادب: سردی سے بچاؤ کے ذرائع اور تدابیر اختیار کرنا:

سردی کے موسم میں اپنی وسعت اور حیثیت کے مطابق اس سے بچاؤ کے اسباب اور ذرائع اختیار کرنے چاہیئے، لحاف، موٹی چادر اور اوڑھنے بچھونے کیلیئے گرم اور موٹے کپڑے استعمال کرنے چاہیئے تاکہ بیماریوں اور پریشانیوں سے بچا جاسکے۔ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا" بیشک تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔(ابوداؤد:1369)

(7)ساتواں ادب: نادار اور مفلس لوگوں کے کام آنا:

سردی کے موسم میں بہت سے ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس سردی سے بچاؤ کے اسباب نہیں ہوتے اور نہ ہی اُن کے پاس اتنی وسعت ہوتی ہے کہ اس کو خرید سکیں، ایسے لوگوں کا موسمِ سرما کس طرح گزرتا ہے اس کو سوائے صرف خود اُن کے کون جان سکتا ہے، نرم و گرم بستر اور لحاف میں سونے والوں کو اُن کی تکلیفوں اور پریشانیوں کا کیا احساس ہو سکتا ہے۔اِس لئے سردی کے موسم میں اپنے اُن مُفلس بھائیوں کو بھولنا نہیں چاہیئے، بلکہ اِس موقع سے فائدہ اُٹھاکر اپنی نجات کا سامان کرنا چاہیئے۔

علّامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "صفۃ الصفوۃ" میں مشہور تابعی حضرت صفوان بن سُلیم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ سردی کے موسم میں ایک رات مسجد سے باہر نکلے، دیکھا کہ ایک شخص سردی سے کانپ رہا ہے اور اسکے پاس اپنے آپ کو سردی سے بچانے کے لئے کپڑے تک نہیں ہیں، چنانچہ انہوں

نے اپنی قمیص اتار کر اُس شخص کو پہنادی، اسی رات بلاد شام میں کسی شخص نے خواب دیکھا کہ حضرت صفوان بن سُلیم رحمۃ اللہ علیہ صرف اُس قمیص کے صدقہ کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے، وہ شخص اسی وقت مدینہ منوّرہ کے لئے روانہ ہوا اور مدینہ منورہ آکر حضرت صفوان بن سُلیم رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ پوچھا اور اپنا خواب بیان کیا۔(صفۃ الصفوۃ:1/385)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَفْرَحُ بِذِهَابِ الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِمَا يَدْخُلُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الشِّدَّةِ" بیشک فرشتے فقراء مؤمنین پر (سردی کی) شدّت کی وجہ سے سردی کے جانے سے خوش ہوتے ہیں۔(طبرانی کبیر:11171)

(8) آٹھواں ادب: دوسروں کو تکلیف دینے سے گریز کرنا:

شریعت کا یہ بہت ہی حکم ہے کہ کسی بھی ایسے کام سے حتی الامکان ضرور بچنا چاہیئے جو کسی کی تکلیف اور پریشانی کا باعث ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کو ایمانِ کامل کا معیار قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے:"الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" کامل درجہ کا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(بخاری:10)

سردی کے موسم میں بھی اِس اصول اور ضابطہ کا بطورِ خاص لحاظ رکھنا چاہیئے اور کسی بھی ایسے کام سے بچنا چاہیئے جس سے دوسروں کو تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو مثلاً:

❶ آتی یا جاتی سردی میں جبکہ بعض لوگوں کو کسی قدر گرمی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے تو وہ پنکھا چلا کر اپنی راحت اور دوسروں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

❷ وضو وغیرہ کر کے گیلے ہاتھوں سے دوسروں سے مُصافحہ وغیرہ کرتے ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

❸ روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کیلئے کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے بعض اوقات دوسروں کو ناگواری اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔

❹ آتے جاتے دروازوں کو کھول دیتے ہیں جس سے گھر اور کمرے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو پریشانی ہوتی ہے۔

❺ کسی جگہ گرم پانی کا محدود انتظام ہونے کے باوجود بعض لوگ اُس کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جس سے دسرے کئی لوگ گرم پانی سے محروم اور ٹھنڈے پانی کے استعمال پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

یہ اور اس جیسے کئی تکلیف دہ اُمور ہیں جنہیں معمولی سی توجہ دینے کی وجہ سے سمجھا بھی جاسکتا ہے اور بچا جاسکتا ہے، لیکن صرف غفلت اور بے فکری کی وجہ سے اس کا اہتمام نہیں ہوتا۔

(9)نواں ادب: سردی کے موسم میں آخرت کی تجارت کرنا:

احادیثِ طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی کا موسم مؤمن کیلئے ایک خصوصی اِنعامی پیکج اور نیکیاں کمانے کا ایک بہترین سیزن اور موقع ہے جس میں ذرا سی مشقت کو جھیل کر نہایت آسانی سے اپنی نجات کا سامان کیا جاسکتا ہے اور آخرت

کے بڑے بڑے ذخیرے جمع کیے جاسکتے ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَ" سردی کا موسم مؤمن کیلئے بہار کا موسم ہے، (چنانچہ) اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ روزہ رکھتا ہے اور راتیں طویل ہوتی ہیں جس میں وہ قیام کرتا (تہجّد پڑھتا) ہے۔(سنن کبریٰ بیہقی:8456)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِيْنَ" سردی کا موسم عبادت کرنے والوں کیلئے غنیمت (لوٹنے کا موسم) ہے۔(حلیۃ الأولیاء:1/51)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "قُلُوبُ بَنِي آدَمَ تَلِيْنُ فِي الشِّتَاءِ، وَذَلِكَ لِأَنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ طِيْنٍ، وَالطِّيْنُ يَلِينُ فِي الشِّتَاءِ" سردیوں میں بنی آدم کے نَرم ہوتے ہیں اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا اور مٹی سردیوں میں نَرم ہوجاتی ہے۔(حلیۃ الأولیاء:5/216)

سردی کے موسم میں اگرچہ ٹھنڈی اور سرد ہوائیں چل رہی ہوتی ہیں، پانی بھی سخت ٹھنڈا ہوجاتا ہے جس میں ہاتھ لگانے کا بھی دل نہیں کرتا، چنانچہ نمازوں میں بار بار وضو کرنا نفس پر شاق گزرتا ہے، ٹھٹھرتی راتوں کو اُٹھ کر ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا کسی بڑے معرِکہ سے کم معلوم نہیں ہوتا، پھر تہجّد میں یا فجر کی نماز میں نرم اور گرم بستروں کو چھوڑ کر مسجدوں کی جانب جانا اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے، لیکن اس سب کے باوجود اللہ تبارَک و

تعالیٰ نے اس میں جو اجر و ثواب رکھا ہے اور اِس مُجاہدہ و مشقت میں جو نیکیوں کے پہاڑ اور اِنعامات رکھے ہیں وہ اِس قدر عظیم اور بڑے ہیں کہ اُن کے مقابلے میں یہ عارضی اور قلیل مشقتیں ہیچ ہیں اور سودا ہرگز کوئی مہنگا نہیں، چنانچہ احادیثِ طیبہ میں نبی کریم ﷺ نے سردیوں کے موسم میں کیے جانے والے وضو اور غسل اور اس میں پڑھی جانے والی نماز کے خصوصی فضائل ذکر کیے ہیں، اور اِضافی اجر و ثواب کی بشارتیں سنائی ہیں، ذیل میں اس کا کچھ نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

سردی کے وضو کی فضیلت:

حضرت سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ“جس نے سخت سردی میں کامل وضو (یعنی سنّت کے مطابق اچھی طرح وضو) کیا اُس کیلئے اجر کے دو حصے ہوتے ہیں (یعنی ڈبل اجر ہوتا ہے)۔(طبرانی اوسط:5366)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”سِتٌّ خِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ: جِهَادُ أَعْدَاءِ اللهِ بِالسَّيْفِ، وَالصَّوْمُ فِي يَوْمِ الصَّيْفِ، وَحُسْنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ، وَتَرْكُ الْمِرَاءِ وَأَنْتَ مُحِقٌّ، وَتَبْكِيرُ الصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ، وَحُسْنُ الْوُضُوءِ فِي أَيَّامِ الشِّتَاءِ“خیر و بھلائی کی چھ (اہم) خصلتیں ہیں: اللہ کے دشمنوں کے ساتھ تلوار (اسلحہ) کے ذریعہ جہاد کرنا، گرمی میں روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت بہترین صبر کرنا، حق پر

ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کر دینا، اَبر آلود موسم میں نماز جلدی پڑھنا اور سردی کے ایّام میں اچھے طریقے سے وضو کرنا۔(شعب الایمان:2500)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اِرشاد فرمایا:"أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا،وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردے اور درجات بلند کردے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتلائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ"(سردی وغیرہ کی)مشقت اور ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، پس یہی رباط (یعنی اپنے نفس کو اللہ کی اِطاعت میں روکنا) ہے۔(مسلم:251)

حضرت حُمران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سردی کی ٹھنڈی رات میں وضو کا پانی منگوایا، اُن کا اِرادہ نماز کیلئے جانے کا تھا، میں اُن کیلئے پانی لایا، اُنہوں نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا تو میں نے کہا:"حَسْبُكَ قَدْ أَسْبَغْتَ الْوُضُوءَ، وَاللَّيْلَةُ شَدِيدَةُ الْبَرْدِ"بس بس کافی ہے، آپ نے وضو کرلیا ہے کیونکہ سردی شدید ہورہی ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:"لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ" کوئی بندہ جو کامل وضو کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے پچھلے تمام (صغیر) گناہ معاف کردیتے ہیں۔(مسند البزار:2/75)

سردی کے غسلِ جنابت کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: "ثَلَاثٌ مِنَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَحْتَلِمَ الرَّجُلُ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ فَيَقُومَ فَيَغْتَسِلَ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللهُ، وَالصَّوْمُ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْأَرْضِ الْفَلَاةِ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللهُ" تین چیزیں ایمان (کے اعلیٰ درجہ کاموں) میں سے ہے: ایک یہ کہ کسی شخص کو (سردی کی) ٹھنڈی رات میں احتلام ہوجائے اور وہ غسل کرنے کیلئے کھڑا ہوجائے اِس طرح کہ اُسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو، دوسرا گرم دن میں روزہ رکھنا اور تیسرا کسی شخص کا بیابان جگہ میں جہاں اُسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو، نماز پڑھنا۔(شعب الایمان:51)

سردی میں نرم گرم بستر چھوڑ کر نماز کیلئے کھڑے ہونے کی فضیلت:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے: "أَلَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ رَجُلٍ قَامَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ وَدِثَارِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةٍ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ، وَرَجُلٍ كَانَ فِي فِئَةٍ فَعَلِمَ مَا لَهُ فِي الْفِرَارِ، وَعَلِمَ مَا لَهُ

عِنْدَ اللهِ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ"دو شخصوں کو دیکھ کر اللہ تعالی خوش ہوتا ہے:ایک وہ شخص جو سرد رات میں اپنے بستر اور لحاف سے اٹھکر وضو کرتا ہے ، پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے:میرے بندے کو یہ تکلیف برداشت کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی رحمت کا امیدوار ہے اور آپ کے عذاب سے ڈرتا ہے ، اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم لوگ گواہ رہو میں نے اسکی امیدیں پوری کردیں اور جس چیز سے خوف کھا رہا ہے اس سے امن دے دیا۔دوسرا وہ شخص جو(مجاہدین کی)کسی جماعت میں ہو اور وہ یہ جان لے کہ (میدانِ جہاد سے)بھاگنے میں اُسے کیا(گناہ)ملے گا اور یہ بھی جان لے کہ اُسے(ڈٹ کر لڑنے میں)اللہ کے حضور کیا ملے گا!پس وہ قتال کرے اور شہید ہوجائے تو اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے:میرے بندے کو یہ تکلیف برداشت کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی رحمت کا امیدوار ہے اور آپ کے عذاب سے ڈرتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم لوگ گواہ رہو میں نے اسکی امیدیں پوری کردیں اور جس چیز سے خوف کھارہا ہے اس سے امن دے دیا۔(طبرانی کبیر:8532)

سردی میں روزہ رکھنے کی فضیلت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَ“ سردی مؤمن کیلئے بہار کا موسم ہے، (چنانچہ) اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ روزہ رکھتا ہے اور راتیں طویل ہوتی ہیں جس میں وہ قیام کرتا ہے۔(سنن کبریٰ بیہقی:8456)

حضرت عامر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مَروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ، أَمَّا نَهَارُهُ فَقَصِيرٌ، وَأَمَّا لَيْلُهُ فَطَوِيلٌ“ سردی میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے (جو بلا کسی جدوجہد اور مشقّت کے مفت میں حاصل ہوجاتی ہے) چنانچہ اُس کے دن چھوٹے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں۔(شعب الایمان:3656)

سردی کے فوائد و مَنافع

جس طرح کائنات میں پھیلی ہوئی ہر بڑی سی بڑی اور ہر چھوٹی سی چیز میں اَن گنت فوائد اور منافع ہیں جو اگرچہ لوگوں کی نگاہوں سے مخفی اور پوشیدہ ہی کیوں نہ ہوں لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ لوگوں پر کھلتے جاتے ہیں، اِسی طرح کائنات میں ہونے والا ہر تغیّر اور واقع ہونے والی تمام موسمیاتی تبدیلیاں بھی اپنے اندر کئی منافع اور فوائد رکھتی ہیں جو ہر عاقل اور ذی شعور شخص بآسانی سمجھتا اور اس کا

اعتراف کرتا ہے۔ پس سردی کا موسم بھی اپنے اندر بہت سے فائدے رکھتا ہے جس کا اِحاطہ تو نہیں کیا جاسکتا، البتہ کچھ بڑے اور واضح فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

❶ بدلتے موسم اور رات اور دن کے لمبے اور چھوٹے ہونے میں قدرت کی نشانیوں اور عجائبات میں غور کرنے کا موقع ملتا ہے۔

❷ راتیں لمبی ہونے کی وجہ سے اُن میں تہجد پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔

❸ دن مختصر اور چھوٹے ہو جانے کی وجہ سے ان میں روزہ رکھنا آسان ہو جاتا ہے، لہٰذا اس میں قضاء روزے رکھے جاسکتے ہیں، نفلی روزے رکھ کر روزے کے عظیم اور بڑے فوائد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

❹ قدرت کی ایک عظیم ترین نعمت یعنی سورج اور اُس کی دھوپ سے حاصل ہونے والی تپش کی نعمت کا احساس ہوتا ہے۔

❺ موسمِ سرما کی بہت سی سبزیوں، پھلوں اور بہت سی ایسی پیداوار جو موسمِ سرما کے ساتھ خاص ہیں، اُن کے حصول کا فائدہ ہوتا ہے جو سال کے دوسرے موسموں میں دستیاب نہیں ہوتیں۔

❻ سردی کے وضو اور اس کی ٹھنڈی راتوں میں کیے جانے والے غسلِ جنابت کا خصوصی اجر ملتا ہے اور اس کے ذریعہ درجات کی بلندی نصیب ہوتی ہے۔

❼ نرم اور گرم بستروں کو چھوڑ کر نماز کیلئے اُٹھنے اور مسجدوں کی جانب جانے سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

سردی کے چند اہم مسائل

سردی کے موسم کے بارے میں کچھ ایسے اہم مسائل ہیں جن پر توجّہ دلانا ضروری ہے تاکہ اُن سے آگاہی حاصل ہو اور اُن کی خلاف ورزی کرنے سے بچا جاسکے:

(1) پہلا مسئلہ: سردی کے وضو میں اعضاء کو ملنے کا اہتمام کریں:

سردی میں وضو کرتے ہوئے اعضاءِ وضو کو بالخصوص کہنیوں اور ایڑیوں کو ہاتھوں سے اچھی مَل لینا چاہیئے تاکہ موسم کے خشک ہونے کی وجہ سے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے، کیونکہ بعض اوقات پانی اوپر سے گزر جانے کے باوجود بھی کھال خشک رہ جاتی ہے، اور اگر اِس کیلئے کوئی تیل یا اس جیسی کوئی چیز اعضاءِ وضو پر لگالی جائے تو آسانی ہوتی ہے۔(رد المحتار:1/131)

اگر خدانخواہستہ جلد بازی اور غفلت میں وضو کرتے ہوئے اعضاءِ وضو کو کوئی معمولی سا بھی حصہ رہ جائے تو اس سے وضو بھی نہیں ہوتا اور جہنم کے عذاب کا بھی سامنا ہوتا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسے وضو کی وعید بیان فرمائی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیّت میں مکہ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں کسی گھاٹ پر ہم پہنچے، عصر کی نماز کا وقت تھا کچھ لوگ آگے بڑھ کر جلدی وضو کرنے لگے، جب ہم اُن تک پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ اُن کی ایڑیاں چمک رہی تھیں یعنی اُنہیں پانی نہیں لگا تھا، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ“

(وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے (جہنم کی) آگ کے ذریعہ ہلاکت ہے، تم لوگ وضو کو مکمل کیا کرو۔ (مسلم:241)

(2)دوسرا مسئلہ: موزوں پر مسح کرنا:

شریعت نے وضو کرتے ہوئے "مسح علی الخفین" یعنی موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اور اِجازت دی ہے اور اسے پاؤں کے دھونے کا بدل قرار دیا ہے سردیوں میں چونکہ وضو کرتے ہوئے بار بار پاؤں دھونے میں مشقت ہوتی ہے اور پاؤں کے دھونے میں سردی کا احساس بھی زیادہ ہوتا ہے اِس لئے موسمِ سرما اِس رخصت پر عمل کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، اِسی لئے سردیوں میں بہت سے لوگ اِس رخصت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، البتہ اس کے مسائل سے آگاہی ضروری ہے تاکہ اس میں ہونے والی کوتاہیوں سے بچا جاسکے، اِسی لئے ذیل میں تسہیل بہشتی زیور سے اس کے کچھ ضروری مسائل ذکر کیے جارہے ہیں:

❶ موزے چمڑے کے ہونے چاہیئے۔ اگر چمڑے کے نہ ہوں تو کم از کم مجلّد یا منعّل ہونا ضروری ہے یعنی جس پر چمڑا چڑھا ہو یا صرف نیچے چمڑا لگا ہو۔ عام طور پر جو کپڑوں کی جرابیں پہنی جاتی ہیں اُن کو پہن کر مسح کرنا درست نہیں، اس صورت میں اُتار کر پاؤں دھونا ضروری ہو گا۔

❷ موزوں کو طہارت یعنی پاکی کی حالت میں پہننا شرط ہے، اگر وضو نہ ہونے کی حالت میں موزے پہن لیے جائیں اور بعد میں اُس پر مسح کیا جائے تو مسح درست نہ ہو گا۔

③ موزہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے ٹخنے ڈھکے ہوئے ہوں، پس اس قدر چھوٹے موزے جس سے ٹخنے نہ چھپ سکیں اُسے پہن کر مسح کرنا درست نہیں۔

④ موزے صحیح ہوں یا کم از کم تین انگلیوں کی مقدار سے کم پھٹے ہوں، پس تین انگلیاں یا اِس سے زیادہ مقدار میں پھٹے ہوئے موزے میں مسح کرنا درست نہ ہو گا۔

⑤ مقیم ایک دن ایک رات تک اور مُسافر تین دن اور تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے ، اور اس مدّت کی ابتداء موزے پہننے سے نہیں بلکہ موزے پہن کر وضو ٹوٹنے سے ہو گی۔

⑥ جنابت کی حالت میں مسح درست نہیں ، صرف حدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں مسح کر سکتے ہیں۔

⑦ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تَر کر کے پاؤں کے اگلے حصے میں پنجوں کی جانب بچھا کر رکھے اور تسموں کی طرف سے ہوتے ہوئے ٹخنے کی جانب کھینچتے ہوئے اِس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں موزے سے الگ رہیں، اور اگر لگ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

⑧ کم از کم ہاتھوں کی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرنا ضروری ہے اِس سے کم مقدار میں مسح کرنے سے مسح نہ ہو گا۔ نیز موزے کے اوپر کی سطح (تسمہ باندھنے کی جگہ) پر مسح کرنا ضروری ہے، تلوے، ایڑی یا موزے کے دائیں بائیں

کے حصے میں مسح کرنے سے مسح نہیں ہو گا۔ مسح کے اندر یہ دونوں باتیں فرض ہیں۔(تسہیل بہشتی زیور:1/192،193)

(3) تیسرا مسئلہ: مُنہ ڈھانک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے:

سردی کے موسم میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے گرم چادر یا رومال وغیرہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اِس میں کوئی حرج نہیں، البتہ مُنہ کو ڈھانکنا نہیں چاہیئے، اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ“ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں اپنے مُنہ کو ڈھانپ لے۔(ابن ماجہ:966)(ابوداؤد:643)

علّامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَيُكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ؛وَلِأَنَّ فِي التَّغْطِيَةِ مَنْعًا مِنْ الْقِرَاءَةِ وَالْأَذْكَارِ الْمَشْرُوعَةِ“ نماز میں مُنہ ڈھانکنا مکروہ ہے، اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اوراس کی وجہ سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور نماز کے اذکارِ مسنونہ کے پڑھنے میں رکاوٹ بھی پیدا ہوتی ہے۔(بدائع الصنائع:1/216)

علّامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فَيُكْرَهُ التَّلَثُّمُ وَتَغْطِيَةُ الْأَنْفِ وَالْفَمِ فِي الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ يَشْبَهُ فِعْلَ الْمَجُوْسِ حَالَ عِبَادَتِهِمْ النِّيْرَانَ" نماز پڑھتے ہوئے(مُنہ پر)ڈھاٹا باندھنا اور ناک اور مُنہ کو ڈھانک لینا مکروہ ہے،اِس لئے کہ یہ مجوسیوں(آگ کی پرستش کرنے والوں)کے فعل کی مُشابہت ہے کیونکہ وہ لوگ آگ کی عبادت کرتے ہوئے ایسے ہی کیا کرتے تھے۔(مَراقی الفلاح:128)

(4)چوتھا مسئلہ:چادر یارومال وغیرہ کولٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے:

نماز کے دوران کسی چادر یا رومال وغیرہ کو اِس طرح لٹکا لینا جس سے اُس کے دونوں کنارے زمین پر لٹک رہے ہوں یہ بھی مکروہ ہے،اِس لئے کہ یہ "سدل" کہلاتا ہے جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے،چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:"نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ" نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز میں سدل اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔(ترمذی:378)

صاحبِ ہدایہ علّامہ مَرغینانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

"(وَلَا يُسْدِلُ ثَوْبَهُ) لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَهَى عَنْ السَّدْلِ، وَهُوَ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَكَتِفَيْهِ ثُمَّ يُرْسِلَ أَطْرَافَهُ مِنْ جَوَانِبِهِ" اپنے کپڑے کو نماز میں نہ لٹکائے،اِس لئے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز میں سدل اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے،اور "سدل" یہ ہے کہ(نماز میں)اپنے کپڑے کو سر اور

کندھے پر رکھ کر اُس کے کناروں کو دونوں جانبوں سے لٹکتا ہوا چھوڑدے۔(ہدایۃ، باب ما یُفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا)

اِمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”فَهُوَ مَكْرُوهٌ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ لِلْخُيَلَاءِ أَوْ لِغَيْرِهِ لِلنَّهْيِ مِنْ غَيْرِ فَصْلٍ“سدل کرنا مطلقاً مکروہ ہے،خواہ تکبّر کیلئے ہو یااس کے علاوہ کسی بھی اور مقصد کیلئے،اِس لئے کہ حدیث میں اس کی مُمانعت بغیر کسی تفصیل اور فرق کے بیان کی گئی ہے۔(البحر الرائق:2/26)

موسمِ سرمامیں عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ کانوں کو ڈھانکنے کیلئے رومال، مفلَر اور چادر وغیرہ باندھ لیتے ہیں جس کا باندھنا بالکل جائز ہے،اس میں کوئی کراہت نہیں،البتہ اُس کے دونوں کناروں کولٹکتا ہوا نہیں چھوڑنا چاہیئے،بلکہ پیچھے لے جاکر باندھ لینا یا اَٹکا دینا چاہیئے تاکہ رکوع سجدہ کیلئے جھکتے ہوئے اس کے کنارے لٹک نہ جائیں،کیونکہ یا تو اِنسان اُس کو بار بار نماز میں پیچھے کرتا رہے گا یا لٹکے رہنے دے گا،اور یہ دونوں ہی صورتیں کراہت سے خالی نہیں۔

علّامہ ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”يَصْدُقُ عَلَى أَنْ يَكُونَ الْمِنْدِيلُ مُرْسَلًا مِنْ كَتِفَيْهِ كَمَا يَعْتَادُهُ كَثِيرٌ فَيَنْبَغِي لِمَنْ عَلَى عُنُقِهِ مِنْدِيلٌ أَنْ يَضَعَهُ عِنْدَ الصَّلَاةِ“نماز میں سدل اختیار کرنااُس صورت میں بھی صادق آتا ہے کہ رومال دونوں کندھوں پر لٹکا ہوا ہو جیسا کہ بہت سے لوگوں میں اس کام کی عادت ہوتی ہے،لہٰذا جس کی گردن پر

رُومال ہو اُس کیلئے مُناسب یہی ہے کہ وہ نماز کے وقت میں رومال زمین پر رکھ کر نماز اداء کرے۔(فتح القدیر:1/412)(ردّالمحتار:2/26)

(5)پانچواں مسئلہ:چادر یارومال وغیرہ میں لپٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے:

نماز کے مکروہات میں سے ایک مکروہ یہ ہے کہ نماز میں "اِشتمالِ صمّاء" کی کیفیت اختیار کی جائے اور اس کو "اِشتمالِ یہود" بھی کہتے ہیں جس کی تفصیل فقہاء کرام نے یہ ذکر کی ہے کہ نماز میں کسی کپڑے(یعنی چادر اور شال وغیرہ)کو اپنے جسم پر اِس طرح سے لپیٹ لیا جائے کہ ہاتھوں کے نکالنے کیلئے بھی کوئی جگہ باقی نہ رہے۔(فتح القدیر:1/412)(البحر الرائق:2/26)(مراقی الفلاح:128)

اور اس عمل کی مُمانعت خود حدیث میں موجود ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ، وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ"جب تم میں سے کسی کے پاس(اوپر نیچے کے)دو کپڑے ہوں تو اُسے چاہیئے کہ دونوں کپڑوں میں نماز پڑھے اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اُسے چاہیئے کہ اس سے اِزار(تہبد)باندھ لے اور یہودیوں کی طرح اپنے جسم پر نہ لپیٹے۔(ابوداؤد:635)

سردیوں کے موسم میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے لوگوں میں یہ عمل دیکھنے میں آتا ہے اور لوگ چادر کو اپنے جسم پر اس طرح لپیٹ لیتے ہیں کہ ہاتھوں کو حرکت دینا

مشکل ہو جاتا ہے اور تکبیر کہنا، رکوع و سجدہ کرنا، کھڑا ہونا اور بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے، اِس سے بچنا چاہیئے۔

(6)چھٹا مسئلہ: کپڑوں کا کوئی حصہ ٹخنوں سے نیچے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے:

سردی کے موسم میں جو چادر وغیرہ اوڑھی جاتی ہے اس میں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ اس کا کوئی حصہ ٹخنوں سے نیچے نہ لٹک رہا ہو کیونکہ مَردوں کیلئے جس طرح اِزار شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں اِسی طرح اس حکم میں ہر وہ کپڑا بھی داخل ہے جو جسم پر موجود ہو، چنانچہ شلوار، پاجامہ، پینٹ، قمیص، جبہ، عمامہ، سردی وغیرہ سے بچاؤ کے لئے اوڑھی گئی چادر وغیرہ سب کا یہی حکم ہے کہ اُن کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا جائز نہیں، چنانچہ خود حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے کہ یہ مُمانعت کا حکم صرف اِزار(یعنی شلوار اور تہبند) کے ساتھ خاص نہیں، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ، وَالْقَمِيصِ، وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اِسبال قمیص، اِزار، اور عمامہ سب میں ہوتا ہے، جو شخص تکبّر کے طور پر اُسے ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی جانب رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔(ابو داؤد:4094)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ، فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ" اِزار کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے (کہ اُسے ٹخنوں سے نیچے نہ رکھا جائے) وہی قمیص کے بارے میں بھی ہے۔(ابو داؤد:4095)

حضرت خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ" میں جو ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے کی مُمانعت آئی ہے اس میں کپڑے سے مراد تہبند، قمیص، چادر، عمامہ اور منقش چادریں وغیرہ سب مراد ہیں، یعنی جسم کا ہر کپڑا ٹخنوں سے نیچے نہیں ہونا چاہیئے۔(بذل المجہود:16/411)

واضح رہے کہ سردیوں میں موزے پہننے کی وجہ سے بھی بسا اوقات پائنچے ٹخنے سے نیچے ہونے کا پتہ نہیں چلتا اِس لئے اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(7)ساتواں مسئلہ:سردی کے موسم میں روزے قضاء کرنا:

بیماری، سفر، حیض و نفاس یا کسی اور عذر کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے رہ گئے ہوں تو سردی کے موسم میں اُن کی قضاء کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے کیونکہ دن چھوٹے ہوتے ہیں اِس لئے روزے رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ایسے لوگ جو گرمی کے طویل روزے رکھنے پر قادر نہ ہوں اُنہیں سردی کے مختصر ایّام میں روزوں کی قضاء کرلینی چاہیئے، اُن کیلئے روزہ چھوڑ کر فدیہ اداء کرنا درست نہیں، چنانچہ بہت سے لوگوں میں یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ فدیہ اداء

کررہے ہوتے ہیں لیکن سردی کے مختصر ایّام میں اُن کے اندر روزہ رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے: "أَيْ عَجْزًا مُسْتَمِرًّا كَمَا يَأْتِي، أَمَّا لَوْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ كَانَ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ وَيَقْضِيَهُ فِي الشِّتَاءِ" روزہ کا فدیہ وہ شخص دے سکتا ہے جو روزہ رکھنے سے دائمی طور پر عاجز ہو، پس اگر دائمی طور پر عاجز نہ ہو مثلاً گرمی کی شدّت (اور اس کے ایّام کے طویل ہونے) کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو لیکن سردی میں اُس کیلئے قضاء کرنے کی طاقت ہو تو اُسے سردی میں روزے رکھنا چاہیئے۔ (ردّالمحتار: 2/427) (فتح القدیر: 2/357)

سردی کے موسم میں کی جانے والی کوتاہیاں:

سردی کے موسم کے بارے میں ذکر کیے جانے والے آداب و مسائل سے معلوم ہوتا ہے ہمارے اندر سردی کے موسم میں مندرجہ ذیل کوتاہیاں پائی جاتی ہے:

① موسم کو کوسنا اور ناشکری اور بے صبری کے کلمات کا زبان پر لانا۔ ② سردی کے اصل مقصد یعنی جہنّم کے طبقہ زمہریر کی ٹھنڈک کو فراموش کردینا۔ ③ سردی سے بچاؤ کے اسباب اختیار نہ کرنا۔ ④ نادار اور مفلس لوگوں کا خیال نہ رکھنا۔ ⑤ عبادت اور آخرت کی تیاری کیلئے سردی کے اہم اور قیمتی موسم کو ضائع کردینا۔ ⑥ وضو وغیرہ میں بے احتیاطی کی وجہ سے ایڑیاں یا کہنیاں خشک رہ جانا۔ ⑦ سردی کی وجہ سے جسم پر اِس طرح کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھنا جس سے اِنسان بے دست و پا ہوجائے۔ ⑧ سردی کی وجہ سے چادر یا رُومال وغیرہ سے مُنہ

ڈھانک کر نماز پڑھنا۔ ❾ سردی کی وجہ سے پہنی جانے والی چادر کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔ ❿ اپنے کسی بھی عمل کے ذریعہ دوسروں کو تکلیف پہنچانا۔